سہروردی سلسلہ کے عظیم صوفی — حضرت شیخ رکن الدین ملتانی

کنیز فاطمہ ☆

ABSTRACT

Men are like the stars, These are some who generate their own light while there are others who reflect the light they receive, The world is reddled withe men who form the second category but the men of the first category are the propelling force of the world. They are the great ganglion in the

verves of society and the most creative point in the panoramic sweep of history. Hazrat Shaikh Rukn-ul-Din Multani is one of these great men, the generators of light, knowledge and public service. He is galvanized by the spirit of serving the world of Islam. The primary mission of his life was to drag the Muslims out of the mire and to elevate them to heights of unprecedented glory. He had journeyed to distant places. He had drunk deeply at the springs of Quran and Hadith. He had dedicated his life to the publicity of religion and the service of humanity. He was specially inclined towards mysticism and spiritualism. He received his spiritual orientation from Hazrat Baho-ud-Din Zakria Multani Suharwardi. His Death had left a permanent vacuum in world which might not be to fill out.

حضرت رکن الدین عظیم المرتبت شخصیت تھے۔ظاہری اور باطنی علوم میں کامل دسترس

رکھتے تھے۔کشف وکرامات میں معروف تھے۔سہروردیہ سلسلہ کے آپ عظیم سپوت تھے۔آپ حضرت صدرالدین عارف کےفرزنداور حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی کے پوتے تھے۔

پیدائش

آپ ۹ رمضان المبارک بروزجمعۃ المبارک ۶۴۹ھ پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ''بی بی راستی'' تھا ''جو اپنے زہدوتقویٰ

☆ سینئر سبجیکٹ اسپیشلسٹ گورنمنٹ گرلز ہائرسیکنڈری سکول چشت نگرفاروق آباد شیخوپورہ

کی وجہ سے ''رابعۂ عصر'' کہلاتی تھیں اورقرآن مجید کی حافظہ بھی تھیں۔''(۱)

''ایک دفعہ آپکی والدہ محترمہ عید کا چاند دیکھ کر حضرت بہاءالدین زکریاؒ کےسلام کے لیےان کے پاس حاضر ہوئیں۔حضرت رکن الدین سات ماہ کے شکم مبارک میں تھے۔چنانچہ حضرت بہاءالدین ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے اور یہ دیکھ کر آپ بہت حیران ہوئیں آپ نے فرمایا اے بی بی! یہ تعظیم اس شخصیت کی ہے جوتیرے شکم میں ہےاورہمارے خاندان کاچراغ اور خانوادے کی شمع ہے۔''(۲)

رکن عالم کالقب

حضرت شیخ رکن الدین بچپن میں ''شاہ جلولہ'' کےنام سے موسوم تھے۔ظاہری تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اورآپ کی روحانی تربیت اور پرورش حضرت بہاءالدین زکریا ملتانیؒ کی نگرانی میں ہوئی۔والداوردادا دونوں کی نظر میں آپکو بہت محبت اور پیار ملتاتھااورآپ خود بھی ہردوعظیم شخصیات کابےحداحترام کرتے تھے۔''نہ ان کی آنکھوں سے آنکھیں ملاتے تھےاور

نہ ان کے سامنے بلند آواز سے بولتے تھے۔ بچپن میں ان کے اس ادب سے متاثر ہو کر حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی نے ان کو ''رکن الدین عالم'' کا لقب عطا فرمایا بعد میں ''رکن عالم'' کے نام سے مشہور ہوئے۔''(۳)

آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور سولہ سال کی عمر میں علوم متداولہ سے بھی فراغت حاصل کر لی۔

مجاہدات وعبادات

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم کو بچپن سے ہی نماز پڑھنے کی عادت تھی۔ ذکر و مجاہدات کی محفلوں کے متلاشی تھے۔ نوافل نمازوں کی طرف بھی بہت رغبت تھی۔ مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ:

> ''آپ (شیخ رکن عالم) سات برس کی عمر میں صوم وصلوٰۃ کے باقاعدہ پابند تھے اور ہمیشہ با جماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق اور دوسری عبادات بھی روزانہ پابندی سے ادا کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ اکثر وقت ذکر خفی، جلی، مراقبہ اور محاسبہ میں گزارتے تھے۔ دس برس کی عمر میں کشف قلوب، کشف قبور و طے ارض و طے لسان میں فائق ہوئے۔ پچیس برس کی عمر سے کمالات صوری و معنوی سے آراستہ تھا۔ مجلس میں جس کے دل میں کوئی بات آئی تھی تو آپ کو اس کا کشف ہو جاتا تھا اور

اس کی دل جوئی کرتے تھے۔"(۴)

آپ کے والد گرامی (صدر الدین عارف) اور دادا حضور (شیخ رکن عالم) دونوں ہی آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور روحانی، ظاہری اور باطنی تربیت فرماتے تھے۔ان کی صحبت اور تربیت کا نتیجہ تھا کہ" آپ بہت سی خوبیوں سے آراستہ تھے۔علم، حلم، تواضع، شفقت، موافقت، مروّت، بشاشت، عفو، حیا، وقار، حسن ظن اور تسخیر نفس و جملہ صفات ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔"(۵)

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ملتانی زہد و تقویٰ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک سے ہمیشہ ذکرِ الٰہی کا ورد جاری رہتا۔صاحب اولیائے ملتان لکھتے ہیں کہ:

> "آپ نے ریاضت، مجاہدہ، مکاشفہ اور محاسبہ
> سے بہت سے روحانی مدارج طے کر لیے تھے۔اس لیے
> آپ کو بہت سے القاب سے یاد کیا جاتا تھا۔مثلاً منبع جود
> نا متناہی، ادریس خلوت وحدت، برجیس برج معرفت،
> گوہر معدن، زبدۃ المشائخ، مفتاح فضل حق الیقین، آپ
> کے مرید خاص اور خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں(۶) جہاں
> گشت نے اپنی ملفوظات میں فرمایا ہے کہ حضرت رکن
> عالم اپنے روحانی کمال کو پہنچنے کے بعد بھی تہجد کے وقت
> سے دوپہر تک ریاضت اور عبادت میں مشغول رہتے
> تھے۔"(۷)

مسند خلافت و دستار بہاء الدین زکریا

حضرت شیخ رکن الدین کی عمر جب چھبیس سال ہوئی تو آپ کے والد مکرم شیخ

صدرالدین عارفؒ نے وہ خرقہ آپ کو اپنی زندگی میں ہی پہنا دیا جو (خرقہ) شیخ شہاب الدین سہروردیؒ[8] نے حضرت بہاءالدین زکریاؒ کو پہنایا تھا اور آپ کو دستار خصوصی حضرت شیخ بہاء الدین زکریاؒ بھی پہنا دی گئی۔ دستار بہاءالدین کے بارے میں خواجہ رکن الدین نظامی لکھتے ہیں کہ:

"حضرت شیخ رکن الدین چار سال کے تھے کہ ایک دن حضرت شیخ بہاءالدین زکریاؒ چارپائی پر بیٹھے تھے اور دستار مبارک سر سے اتار کر چارپائی پر رکھی ہوئی تھی۔ حضرت شیخ العارف (والد گرامی شیخ رکن الدین) بھی ساتھ مؤدب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ رکن الدین کھیلتے ہوئے آئے اور دادا جان کی دستار اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی۔ والد ماجد نے ڈانٹا کہ یہ بے ادبی ہے۔ حضرت بہاءالدین نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو اس نے استحقاق کی بنا پر پگڑی سر پر رکھی۔ میں نے یہ دستار ابھی سے اس کو دے دی۔ چنانچہ یہ دستار اسی طرح بندھی ہوئی صندوق میں محفوظ کر دی گئی۔ جب شیخ رکن الدینؒ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو یہ دستار ان کے سر پر رکھ دی گئی۔"[9]

حضرت شیخ رکن الدین ملتانیؒ نے یہ خرقہ پہن کر باون سال اس سجادہ کا حق ادا کر دیا اور ایک جہاں آپ سے فیض یاب ہو گیا۔ مریدین اور طالبین حق کی تربیت میں آپ اپنے وقت میں بے مثال تھے۔

ضیاء الدین برنی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''بلاشبہ قطب الاقطاب شاہ رکن عالم نے طریقت اور مشیخیت کو اوج کمال پر پہنچا دیا تھا اور مریدوں کی تربیت کا حق ادا کر دیا تھا۔ وہ باپ دادا کی مسند کو ہر وقت منور رکھتے تھے۔ سندھ اور ملتان کے تمام لوگ اس خاندان سے وابستہ تھے۔ ہندوستان کے بے شمار علماء اور مشائخ آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔ آپ کے کشف و کرامات میں کسی کو شک و شبہ نہیں رہا تھا۔''[10]

سلاطین اور حکومتی کارندوں میں مقام

حضرت شیخ رکن الدین عالمؒ ملتانی سے سلاطین اور سرکاری حکام بھی بے حد متاثر تھے اور ہر وقت آپ کی آمد کے منتظر رہتے۔ جب آپ کو خرقہ خلافت سے نواز دیا گیا تو لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے رہے۔ جو آدمی بھی آپ کے پاس آتا اس کی درخواست کے مطابق نوازتے چنانچہ ''مخلوقِ خدا آپ کو قبلہ حاجات کہا کرتی تھی۔''[11]

سلاطین اور حکومتی عہدیداران اور ملازمین آپ کا بے حد احترام کرتے تھے کیونکہ آپ مشائخ سے بھی ملتے تھے اور سلاطین سے بھی۔ صاحب گلزار ابرار لکھتے ہیں کہ:

''سلطان علاء الدین خلجی کے زمانے میں ایک مرتبہ آپ (شیخ رکن الدین) دہلی تشریف لائے تو سلطان نے دہلی سے باہر آ کر آپ کا استقبال کیا اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ دہلی لائے اور دو لاکھ ٹنکے[12] نذرانے

پیش کیے۔ جب رخصت ہوئے تو پانچ لاکھ ٹنکے نذر کیے
آپ نے دہلی سے واپس جاتے وقت تمام رقم فقرا اور
مساکین میں تقسیم کر دی۔ سلطان وقت کے عزت اور
احترام کے باوجود فرماتے تھے کہ میں حضرت نظام الدین
اولیاء(۱۳) کی وجہ سے دہلی آتا ہوں۔ حضرت نظام
الدین اولیا سے آپ کو بڑی محبت اور دلی لگاؤ تھا۔ دہلی
آنے کے بعد اور سلطان کے مہمان ہونے کے باوجود
اکثر وقت حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت میں بسر
کرتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کا بہت احترام کرتے
تھے۔ محبت اور عقیدت کا یہ عالم تھا۔ حضرت رکن عالم نے
اپنے محبوب خلیفہ شیخ وجیہہ الدین عثمان سیاح سنامی کو
محبوب الٰہی کی قربت کی خاطر دہلی میں قیام کرنے کا حکم
دیا۔"(۱۴)

حضرت شیخ رکن عالم سلاطین وقت سے اس وجہ سے تعلقات رکھتے تھے تا کہ مخلوق خدا کی مشکلات کو دور کیا جا سکے اور ان کو (سلاطین و سرکاری حکام) شرعی احکام کی پابندی کرنے کی ترغیب دی جا سکے۔

عبدالرحمان جامی لکھتے ہیں کہ:

"حضرت شیخ رکن الدین ملتانی کا طریقہ تھا
کہ جب آپ سلطان قطب الدین کے پاس تشریف
لے جاتے تو راستہ میں اپنی سواری رکواتے تا کہ لوگ اپنی

درخواستیں سلطان سے منظور کرنے کے لیے آپ کی
خدمت میں پیش کریں۔ بعض لوگوں کی ضرورتیں خود
زبانی بھی سنتے شاہی محل میں دو دروازوں تک تخت رواں
پر سوار رہتے۔ تیسرے دروازے پر سلطان آپ کی
عزت اور احترام کرنے کے لیے استقبال کے لیے موجود
ہوتا۔ سلطان آپ کو بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ دربار میں
لے جا کر بٹھاتا اور خود ادب سے دو زانوں ہو کر سامنے
بیٹھ جاتا اور حضرت کے آنے کو بڑی بات سمجھتا۔ حضرت
اپنے خادم کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں کی تمام عرضیات لائے
اور سلطان کے سامنے رکھے۔ سلطان تمام عرضیوں کو
پڑھتا اور اس کی پشت پر اسی وقت حکم لکھتا اور مہر لگا دیتا۔
حضرت رکن عالم اس وقت تک واپس نہ ہوتے جب تک
کہ مخلوق خدا کے تمام معاملات حل نہ ہو جاتے۔ واپسی
کے وقت تمام درخواستیں اپنے ساتھ لاتے اور راستہ میں
لوگ آ کر آپ سے لے جاتے۔" (۱۵)

جب ملتان میں کشلو خاں نے بغاوت کی اور محمد تغلق نے اس کو شکست دے کر اہلِ ملتان کے خون کی ندیاں بہانے کا حکم دیا اور اس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ "حضرت رکن الدین ان دنوں اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ لوگ بے تحاشا آپ کے پاس بھاگے اور فریاد کی تو آپ ننگے پاؤں بادشاہ کے پاس اہلِ ملتان کی سفارش لے کر گئے اور اہلِ شہر کو معافی دلوائی۔" (۱۶)

حضرت شیخ رکن الدین دینی، دنیوی اور روحانی طور پر اعلیٰ مقام و مرتبہ رکھتے تھے لیکن

اس کے باوجود کمال درجہ تواضع اور انکساری کے مالک بھی تھے۔ صاحب الدر المنظوم تحریر فرماتے ہیں کہ:

> ''ایک بار ایک عرب درویش خانقاہ میں حاضر ہوا۔ حضرت شیخ رکن الدین نے خادم خاص کے ذریعہ کھانا بھجوایا۔ خادم نے درویش سے پوچھا تم خدمت شیخ کو دیکھو گے؟ درویش نے کہا کہ میری کیا مجال ہے کہ میں حضرت شیخ کو دیکھوں خادم نے لوٹ کر یہ واقعہ حضرت شیخ کو سنایا تو آپ نے فرمایا میں خود اس کے پاس جاؤں گا جب معلوم ہوا کہ درویش اپنے اذکار سے فارغ ہو گیا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسے مقصود تک پہنچا کر سرفراز فرمایا۔''(۱۷)

وصال

وصال سے تین ماہ قبل آپ نے مخلوق کی طرف سے گوشہ نشینی اختیار کی اور نماز کے علاوہ اپنے حجرے سے باہر نہیں آتے تھے۔ ۱۶/رجب المرجب ۷۳۵ھ مغرب کی نماز کے وقت مقرر امام کو اندر بلایا اور فرض نماز ادا کی۔ نماز اوابین کے بعد سجدے میں سر رکھا اور محبوب حقیقی سے جا ملے۔ ملتان میں آپ کا مقبرہ فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔

تعلیمات

حضرت شیخ رکن الدین فرماتے ہیں کہ:

> اللہ کے بندو! خدا کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔
>
> ہاں سنو! جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا

ارادہ کرتا ہے تو اس کو عبد سعید لکھ دیتا ہے اور اسے زبان
کے ذکر کے ساتھ قلب کی موافقت کی توفیق عنایت کرتا
ہے اور زبان کے ذکر سے قلب کے ذکر کی جانب ترقی
دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر زبان ذکر سے خاموش رہتی
ہے تو قلب خاموش نہیں ہوتا۔ (۱۸)

آپ اپنے ایک مرید کو لکھتے ہیں کہ عزیز خوب یاد رکھنا چاہیے کہ انسان دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے ایک صورت اور دوسری صفت اور قابل تعریف صرف صفت ہے۔ صورت کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔ (۱۹)

محمد نعیم سہروردی لکھتے ہیں کہ شیخ رکن الدین فرماتے ہیں کہ:

''جب تک اپنے قلوب سے اوصاف رذیلہ کو
دور نہ کریں گے اس وقت تک جانوروں اور درندوں میں
شمار کیے جائیں گے۔'' (۲۰)

سید محمد بن مبارک کرمانی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ رکن الدین فرماتے ہیں کہ
جنابت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جنابت جسم ۲۔ جنابت دل۔
جنابت جسم کا سبب تو بالکل ظاہر ہے مگر دل کی جنابت
برے لوگوں کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم تو پانی سے
پاک ہو جاتا ہے مگر دل کی جنابت آنکھوں کے آنسوؤں
سے دھلتی ہے۔'' (۲۱)

تزکیہ نفس کی ضرورت پر زور دیتے ہیں کہ یہ روحانی یا بالیدگی کا ایک لازم جزو ہے۔

فرماتے ہیں:

> تزکیہ نفس اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا و استعانت نہ کرے۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت دستگیری نہ کرے۔ تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوتا اور فضل و رحمت کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ بندہ کی چشم بینا میں اس کے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں اور عظمت الٰہی کے انوار کے پرتو سے کہ جن کے سامنے تمام اسرار معدوم ہو جاتے ہیں۔ اس کا باطن منور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام دنیا اور اس کی شان و شوکت اس کی نظر میں خاک معلوم ہوتی ہے اور اہل دنیا کی اس کے دل میں کوئی قدر نہیں رہتی جب تک اس کے باطن پر یہ کیفیت رہتی ہے تو ناچار اس کو ارباب دنیا کے حیوانی اوصاف سے نفرت آتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہ اوصاف فرشتوں کے اوصاف میں تبدیل ہو جائیں چنانچہ اس میں ظلم کی بجائے عفو، غضب کی بجائے حلم، کبر کی بجائے تواضع، بخل کی بجائے سخاوت اور حرص کے بجائے ایثار کی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (۲۲)

ایک مرید کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اعمال میں متابقت ہونی چاہیے۔

اعمال پر متابقت یہ ہے کہ اعضاو حوارح کی شرعی ممنوعات ومکروہات سے قولاً وفعلاً باز رکھے۔ یعنی مجلس سے بھی پرہیز لازمی ہے۔ وہ چیز جو طالب کو حق سے برگستہ کر کے دنیا کی طرف مائل کرتی ہے۔اس کے اوقات کو بیہودہ ضائع کرتی ہے۔ایسی صحبت سے بھی احتراز ضروری ہے۔

مذکورہ مواد کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ:

حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ملتانی سہروردی ایک عظیم صوفی تھے۔جنہوں نے زہد و تقوئی، عبادت وریاضت، ذکر وفکر، صبر وشکر، علم وحکمت، قول وفعل میں یکسانیت اور اعمال رذیلہ سے دوری جیسی خصوصیات کو اپنے اندر جذب کیا ہوا تھا۔ وہ دینی، دنیوی اور روحانی علوم سے آراستہ تھے۔انہوں نے اپنے اعمال صالحہ، اعلیٰ اخلاق، مراقبہ ومحاسبہ کی وجہ سے تصوف کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ ہزاروں لوگوں کو راہِ راست پر ڈال دیا۔ آپ بیک وقت حکمرانوں اور عام پبلک کے لوگوں کی توجہ کا مرکز تھے۔ آپ سلاطین اور سرکاری افسران کی دعوت پر ان سے ملتے وہ نہایت ہی عقیدت، محبت، اخلاص اور عزت سے آپ کا استقبال کرتے۔ آپ لوگوں کے مسائل وشکایات ان کے سامنے پیش کرتے اور حل کرواتے۔ آپ نے اپنی زندگی کے معمولات سے یہ درس دیا۔ کہ انسان کو صداقت، ریاضت، عبارت، سخاوت اور شجاعت کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کو بھی اپنی زندگی کا شعار بنانا چاہیے۔اس سے انسان کا نام اس دنیا فانی میں باقی رہے گا اور آخرت بھی اچھی ہوگی۔

حوالہ جات

۱۔ سید صباح الدین عبدالرحمان، بزم صوفیہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ ص ۳۰۵

۲۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، ترجمہ محمد ایوب قادری، مرکزی اُردو بورڈ لاہور، ص ۵۰

۳۔ چشتی، شیخ عبدالرحمان، مرآۃ الاسرار، مترجم کپتان واحد بخش سیال، صوفی، فاؤنڈیشن، لاہور: ۱۹۸۶ء، ج ا ص ۲۵۹

۴۔ غلام سرور لاہوری، مفتی، حدیقۃ الاولیاء، تحقیق و تعلیق، محمد اقبال مجددی، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور: ۱۹۷۶ء، ص ۱۱۹

۵۔ سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص ۳۸۹

۶۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت: آپ کی ولادت ۷۰۷ھ اوچ سندھ میں ہوئی۔ اسم گرامی جلال الدین تھا۔ آپ بخاری سید تھے۔ آپ نے شیخ رکن الدین رکن عالم ملتانی سہروردی سے خرقہ خلافت لیا۔ آپ ایک دفعہ عید کے دن حضرت بہاءالدین زکریا، شیخ صدرالدین عارف اور شیخ رکن الدین کے مزار پر گئے تو عیدی مانگی تو تمام صاحبانِ مزارات نے کہا کہ "آپ کو اللہ تعالیٰ نے مخدوم جہانیاں بنا دیا۔ چونکہ آپ نے تمام اسلامی ممالک میں علمائے کرام اور صوفیائے عظام سے فیوض برکات گھوم کر حاصل کیے۔ اس لیے آپ کو "جہاں گشت" بھی کیا جاتا ہے۔ وصال ۷۸۵ھ۔ ملاحظہ ہو تذکرۂ مشائخ سہروردیہ، ص ۱۶۷۔۱۷۱، مشائخین سہروردیہ ص ۱۶۶۔۱۶۸

۷۔ گیلانی محمد اولاد سید، اولیائے ملتان، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور: ۱۹۶۳ء، ص ۱۵۴

۸۔ شیخ شہاب الدین سہرودیؒ: ولادت ۵۳۹ھ سہرورد میں ہوئی۔ نسب نامہ حضرت ابوبکر صدیقؓ

سے ملتا ہے۔ پورا نام شہاب الدین عمر سہروردی تھا۔ سلسلہ سہروردیہ کے بانی آپ کے چچا حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی ہیں مگر خصوصی طور پر اس سلسلہ کو حضرت شہاب الدین سہروردی نے اپنے خلفاء اور اپنی کوششوں اور کاوشوں سے دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ آپ سے مصر، شام، حجاز اور برصغیر پاک و ہند کے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے۔ وصال ۶۳۲ھ

۹۔ سہروردی، عبدالسلام، فیضانِ سہروردیہ، مرکز علم و فن، پشاور: ۱۹۷۱ء، ص ۴۷

۱۰۔ برنی، ضیاء الدین، تاریخ فیروز شاہی، ترجمہ: شمس سراج عفیف، کراچی: ۱۹۶۵ء، ص ۱۷۲

۱۱۔ پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں۔ ص ۳۹۰

۱۲۔ ٹنکے: سلاطین دہلی کے زمانے میں چلنے والی کرنسی (سکے) کا نام ہے۔

۱۳۔ حضرت نظام الدین اولیاء: سلسلۂ چشتیہ کے معروف بزرگ تھے نام محمد اور محبوب الٰہی، سلطان المشائخ، سلطان الاولیاء اور نظام الدین اولیاء آپ کے القاب تھے۔ والد کا نام احمد بن دانیال جو بخارا سے لاہور آئے پھر اس سے بدایون، یہاں پہ حضرت خواجہ صاحب کی ولادت ہوئی۔ دہلی میں آپ کی خانقاہ رشد و ہدایت، ارشاد و تلقین کا مرکز اور چشمہ بنی رہی جو آتا گناہوں سے تائب ہو کر عشق الٰہی کی تپش اور خدمتِ خلق کا جذبہ لے کر واپس جاتا۔ ۷۲۵ھ وصال ہوا۔ آپ کا مزار دہلی میں زیارت عام و خاص ہے۔ ملاحظہ ہو: نظامی، خلیق احمد، تاریخ مشائخ چشت، کراچی: ص ۱۶۷۔ نجم الدین مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن رامپور، ۱۲۸۹ھ، ص ۱۲۱

۱۴۔ مانڈوی، محمد غوثی شطاری، گلزار ابرار، اُردو ترجمہ: فضل احمد جیوری، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور: ۱۹۷۵ء، ص ۱۳۲

۱۵۔ جامی، عبدالرحمان، نفحات الانس، اُردو مدینہ پبلشنگ ہاؤس کراچی: ۱۹۸۲ء، ص ۱۴۹

۱۶۔ فریدی، نور احمد خاں، تاریخ ملتان، قصر الادب، ملتان، ص ۲۵۷

۱۷۔ ذوالفقار احمد، الدر المنظوم فی الملفوظ المخدوم، ملتان: ۱۲۷۷ھ، ص ۲۴۲

۱۸۔ فردوسی، بہاری، مخدوم شاہ شعیب، مناقب الاصفیاء، کلکتہ: ۱۸۹۵ء، ص ۱۶۵

۱۹۔ فریدی، نور احمد خاں، تذکرہ حضرت شاہ رکن عالم ملتانی، قصر الادب جگو والا، ملتان: ص ۱۳۸

۲۰۔ سہروردی، محمد نعیم طاہر، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، زاویہ پبلشرز، ۸سی محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ لاہور: ۲۰۰۵ء، ص ۱۶۳

۲۱۔ کرمانی، سید محمد بن مبارک، سیر الاولیاء، ترجمہ: غلام احمد بریاں، الکتاب، لاہور: ۱۹۷۸ء، ص ۱۶۹

۲۲۔ سہروردی، سید قلندر علی، تذکرہ سہروردیہ، مجلس سہروردی، لاہور: ۱۹۸۸ء، ص ۱۷۶

مصادر و مراجع

۱۔ برنی ضیاءالدین، تاریخ فیروز شاہی، ترجمہ شمس عفیف، کراچی:۱۹۶۵ء

۲۔ جامی عبدالرحمان نفحات الانس، مدینہ پبلشنگ ہاؤس، کراچی:۱۹۸۲ء

۳۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، مرکزی اُردو بورڈ، لاہور

۴۔ چشتی، شیخ عبدالرحمٰن، مرآۃ الاسرار، صوفی فاؤنڈیشن، لاہور:۱۹۸۶ء

۵۔ ذوالفقار احمد الدر المنظوم فی ملفوظ المخدوم، ملتان:۱۳۷۷ھ

۶۔ سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور:۱۹۹۴ء

۷۔ سہروردی، عبدالسلام، فیضانِ سہروردیہ، مرکز علم وفن، پشاور:۱۹۷۱ء

۸۔ سہروردی، سید قلندر علی، تذکرہ سہروردیہ، مجلس سہروردی، لاہور:۱۹۸۸ء

۹۔ سہروردی، محمد نعیم طاہر، تذکرۂ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، زاویہ پبلشرز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور: ۲۰۰۵ء

۱۰۔ سید، صباح الدین عبدالرحمان، بزم صوفیہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ

۱۱۔ غلام سرور لاہوری، مفتی، حدیقۃ الاولیاء، اسلامک فاؤنڈیشن، لاہور:۱۹۷۶ء

۱۲۔ فردوسی، بہاری، مخدوم شاہ شعیب، مناقب الاصفیاء، کلکتہ،۱۸۹۵ء

۱۳۔ فریدی، نور احمد خاں، تاریخ ملتان، قصر الادب ملتان

۱۴۔ فریدی، نور احمد خاں تذکرہ حضرت شاہ رکن عالم ملتانی، قصر الادب جھگو والا، ملتان:

۱۵۔ کرمانی، سید محمد بن مبارک، سیر الاولیاء، الکتاب، لاہور:۱۹۷۸ء

۱۶۔ گیلانی، محمد اولاد سید، اولیائے ملتان، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور:۱۹۶۳ء

۱۷۔ مانڈوی، محمد غوثی شطاری، گلزارابرار، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور: ۱۹۷۵ء

۱۸۔ نذیر احمد غوری، مشائخین سہروردیہ، ادارہ سہروردیہ فی مخزن، علوم اسلامیہ، لاہور: ۱۹۸۲

۱۹۔ نجم الدین، مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن رامپور، ۱۲۸۹

۲۰۔ نظامی، خلیق احمد، تاریخِ مشائخ چشت، مشتاق بک کارنر، الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور